ماہانہ بلیٹن

Gov-Her-Nance
گوہرنس

کورونا وائرس کے خلاف سماجی و معاشی مدافعت کو برقرار رکھنے میں خواتین کے کردار بارے اشاعت

پاکستانی معاشرے میں خاندان کی نگہداشت میں خواتین کا اہم کردار ہے اور کووڈ-19 کی وجہ سے خاندان کی دیکھ بھال کی یہ ذمہ داری کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ اعداد و شمار* کے مطابق ایک خاتون کا 83 فیصد وقت خاندان کے افراد کی دیکھ بھال، گھر کی نگہداشت اور اپنا ذاتی خیال رکھنے میں صرف ہوتا ہے۔ اس وجہ سے خواتین کی نقل و حمل مردوں کی نسبت چار گنا کم ہے اور ان کے معلومات کے ذرائع انتہائی محدود رہ جاتے ہیں۔ اپنے خاندان کی بہتر نگہداشت کے لیے خواتین کے پاس تازہ ترین (Updated) معلومات کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اس میگزین (Magazine) کا مقصد خواتین تک کووڈ-19 سے متعلق خبریں پہنچانا ہے تاکہ وہ اپنی حفاظت، معاشرے اور مقامی گورننس (Governance) کے امور سے آگاہ رہ سکیں۔

اکاؤنٹیبلٹی لیب پاکستان (Accountability Lab Pakistan) ہیلتھ ڈپارٹمنٹ آف کے پی اور جرمنی کی وزارتِ اکنامک کوآپریشن اینڈ ڈیولپمنٹ (جی آئی زئ) کی معاونت سے "کووِڈ-19 کے دوران انتظامیہ (گورننس) کے تحت کورونا وائرس کے خلاف سماجی و معاشی مدافعت کو برقرار رکھنے میں خواتین کے کردار کو یقینی بنانا" مہم کے تحت یہ میگزین (Magazines) شائع کر رہا ہے۔ اس مہم کا مقصد خیبر پختونخوا کے تین اضلاع میں کووڈ-19 کے منفی اثرات کے ساتھ ساتھ مستقبل میں آنے والی عالمی آفات اور صحت کے حادثات کے خلاف پسماندہ طبقات بالخصوص خواتین میں شعور پیدا کرنا اور اسے مستحکم کرنا ہے۔

اس بُلیٹن میں حکومتی فیصلے، عوامی رائے، مصدقہ معلومات، مقامی گورننس اور صحت سے متعلق تحفظات کا احاطہ کیا جائے گا۔ ان بُلیٹنز کا اردو میں ترجمہ کیا جاتا ہے اور ان کی 600 کاپیاں خیبر پختونخوا کے تین اضلاع، پشاور، نوشہرہ اور مردان میں تقسیم کی جاتی ہیں۔

(* ذریعہ۔ یواین وومن)

افواہ

کروناویکسینز وائرس کی نئی اقسام پیدا کرنے کا باعث بن رہی ہیں

امراض کی روک تھام کے مرکز کے مطابق، ایسا کوئی ثبوت سامنے نہیں آیا جس سے یہ کہا جاسکے کہ کروناویکسینز کی وجہ سے اس وائرس کی نئی اقسام جنم لے رہی ہیں۔ بلکہ ویکسینز کی وجہ سے آپ کو کورونا وائرس کی نئی سامنے آنے والی اقسام سے تحفظ مل سکتا ہے۔ وائرس کی اشکال میں تبدیلیاں ایسے علاقوں میں ہوتی ہیں جہاں ویکسین لگوانے والے افراد کی تعداد کم ہو اور ایک محدود علاقے میں لوگوں کا آپس میں میل جول زیادہ ہو۔ یونیورسٹی آف کوپن ہیگن کے شعبہ پبلک ہیلتھ کی پروفیسر برائے گلوبل ہیلتھ سیکشن للی بائنک کا کہنا ہے کہ کوروناوائرس کی نئی اقسام ایسے علاقوں میں زیادہ خطرناک ثابت ہوسکتی ہیں جہاں ویکسین لگوانے والے افراد کی تعداد کم ہو۔ سی ڈی سی (امراض کی روک تھام کا مرکز) کی تجویز ہے کہ 5 سال یا زائد عمر کے تمام افراد کو جتنی جلدی ممکن ہو ویکسین کی مکمل خوراکیں لگوالینی چاہئیں۔

(سینٹر فار ڈیزیز کنٹرول اینڈ پریونیشن)

حقیقت

کوروناوائرس کی ویکسینز کے بوسٹر شاٹس کے کوئی نمایاں منفی اثرات نہیں

ابھی تک سامنے آنے والے شواہد کے مطابق کوروناوائرس ویکسینز کی اضافی خوراکوں (بوسٹر شاٹس) کے منفی اثرات (سائیڈ ایفیکٹس) بھی وہی ہیں جو ان ویکسینز کی نارمل خوراک لگوانے سے ہوتے ہیں جن میں بے چینی، ٹیکہ لگنے کی جگہ پر سُرخی، تھکاوٹ کا احساس، بخار، سر درد، پٹھوں میں درد یا متلی ہونا شامل ہیں۔ ان علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے جسم میں قوتِ مدافعت پیدا ہورہی ہے اور یہ علامات چند روز میں ختم ہو جاتی ہیں۔ بعض افراد میں ان میں سے کوئی اثرات ظاہر نہیں ہوتے یا الرجی کے اثرات انتہائی معتدل ہوتے ہیں۔ امراض کی روک تھام کے مرکز (سی ڈی سی) نے اُن لوگوں کے لیے مکس اینڈ میچ بوسٹر ڈوز کی اجازت دی ہے جو اپنی دوابتدائی خوراکوں کے بعد بوسٹر ڈوز کے اہل ہیں۔ مکس اینڈ میچ کا مطلب ہے کہ کوروناوائرس کی ابتدائی دو خوراکوں کے لیے لگوائی گئی ویکسین سے مختلف ویکسین لگوائی جا سکتی ہے۔ ایک جائزے کے مطابق کوروناوائرس کی اضافی خوراک جسم میں قوت مدافعت کو شدت سے بڑھانے میں معاون ثابت ہوتی ہے اور اس سے امید پیدا ہوئی ہے کہ اومیکرون کے بعد نئی خطرناک قسم کی لہر کو روکا جاسکے گا۔

(ذریعہ۔ کووڈ۔19 بوسٹر شاٹ، یونیورسٹی آف پٹسبرگ)

بوسٹر شاٹس کی اہمیت: کوروناوائرس ویکسین کی اضافی خوراکیں

اس امر کے باوجود کہ آپ نے کوروناوائرس ویکسین کی پہلی دونوں خوراکیں لگوالی ہوں، ایک تیسری خوراک لگوانے کی بھی ضرورت ہے۔ اضافی خوراک لگوانے کی مندرجہ ذیل تین وجوہات ہیں۔

-پہلی وجہ آپ پر ویکسین کا اثر نہ کرنا ہے، اگر آپ ایسے افراد میں سے ہیں جن پر کوروناوائرس کی پہلی دو خوراکوں نے اثر نہ کیا ہو مثلاً ایسے افراد جن کا مدافعتی نظام کمزور ہو، تو آپ کو تیسری خوراک لگوانا ضروری ہو سکتا ہے کیوں کہ آپ کے جسم پر ویکسین نے وہ اثر نہیں کیا جو دیگر صحت مند افراد پر کیا۔

کوروناوائرس ویکسین کی اضافی (تیسری) خوراک لگوانے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ حاصل شدہ قوتِ مدافعت میں کمی واقع ہو جائے یہ اس کو حاصل کیے -یا دوسری خوراک لگوائے) سالوں گزر گئے ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ ویکسینز زبردست اثر دکھا رہی ہیں اور وہ آپ کو بیماری کی شدت، ہسپتال جانے اور حتیٰ کہ موت سے محفوظ کر رہی ہیں۔

ضافی خوراک لگوانے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ پہلے سے لگوائی گئی کوروناوائرس ویکسینز کی افادیت نئی سامنے آنے والی اقسام کے مقابلے میں کم ہو یا بالکل نہ ہو۔ ایک مرتبہ پھر یاد رہے کہ ویکسینز تمام اقسام کے خلاف زبردست اثر دکھا رہی ہیں اور اس مرض کی شدت کو کم کر رہی ہیں۔ بالعموم ویکسینز کی کارکردگی بہترین رہی ہے۔ دو خوراکوں کے ساتھ ایک بوسٹر شاٹ ویکسینیشن انفیکشن کو روکنے میں مدد کرتی ہے، اور جو لوگ پھر بھی متاثر ہوتے ہوں، ان میں بیماری کی شدت، انفیکشن کی منتقلی اور موت کے امکانات کو کم کرنے میں مدد دیتی ہے۔

(ذریعہ۔ کووڈ۔19 بوسٹر شاٹس۔ حقائق جو آپ کو پتہ ہونے چاہئیں)

میں خود کو کورونا وائرس سے کیسے محفوظ رکھ سکتا/سکتی ہوں؟

بار بار ہاتھ دھوئیں

اپنی آنکھوں، منہ اور ناک کو چھونے سے گریز کریں

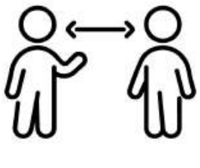

اپنے اور دوسروں کے درمیان فاصلہ برقرار رکھیں

کھانسی اور چھینک صرف اپنی مڑی ہوئی کہنی یا ٹشو میں کریں

اگر آپ کو بخار، کھانسی یا سانس لینے میں دشواری محسوس ہو رہی ہے تو جلد سے جلد- اپنا طبی معائینہ کروائیں طبی امداد حاصل کرنے کی کوشش کریں

Source: WHO (World Health Organization)

کورونا وائرس کی نئی قسم اور اس کی علامات

وائرسز مسلسل اپنی ہیئت تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ جب بھی کوئی لہر جمع بندی کرتی ہے (خود کی کاپیاں بناتی ہے) اس کی ساخت میں تبدیل ہونے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ ان میں سے ہر تبدیلی میں "تغیر" ہوتا ہے۔ مستند وائرس کی لہر جس میں ایک یا ایک سے زائد تغیرات ہوں "قسم (ویرینٹ)" کہلاتی ہے۔ کچھ تغیرات وائرس کی ضروری خصوصیات میں تبدیلیوں کا سبب بن سکتے ہیں، جیسے کہ ایسی خصوصیات جو اس کے پھیلنے کی صلاحیت اور/یا زیادہ شدید انفیکشن اور موت کے امکان کو بڑھانے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ سائنس دانوں نے کورونا وائرس کی ایک نئی قسم کی تصدیق کی ہے جو اومیکرون قسم اور ابتدائی ڈیلٹا اقسام کے تغیرات کی مختلف حالتوں کا ملاپ ہے۔ وبائی زکام کے اعداد و شمار شیئر کرنے کے عالمی اقدام کے ادارے (جی آئی ایس اے آئی ڈی) کے مطابق، کورونا وائرس کی نئی قسم جنوری سے پھیل رہی ہے۔ مخفی اومیکرون قسم نے چین میں اس مرض کو بڑھاوا دیا ہے جو مشرقی ایشائی ملک میں حالیہ سالوں کا سب سے بڑا پھیلاؤ ہے۔

مخفی اومیکرون قسم

خطرناک کورونا وائرس میں گزشتہ سالوں میں تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں اور اس کی جدید اقسام سامنے آئی ہیں جنہوں نے عالمی وباء کی شدت کو تیز کرنے میں کردار ادا کیا ہے۔ کورونا وائرس کی دوسری لہر کے دوران ڈیلٹا قسم سے بڑی تعداد میں لوگوں کی ہلاکتیں ہوئیں۔ وائرس کی تیسری لہر کی ذمہ دار اومیکرون قسم رہی- کرونا وائرس کی تیسری قسم امیکرون سے اخذ کی گئی) جو سب سے پہلے جنوبی افریقہ میں سامنے آئی۔ قابلِ تعریف طور پر، اومیکرون کی بلکل یہ نئی ذیلی قسم باقی اقسام سے مختلف ہے۔) "مخفی" کہلانے والی اس قسم کی قابلِ تشویش بات یہ ہے کہ اس کا پتہ چلانا مشکل ہے۔ مخفی اومیکرون قسم کی علامات کو جاننے سے وائرس کا تیزی سے پتہ چلانے میں مدد مل سکتی ہے اور متاثرہ مریضوں کو وائرس سے نمٹنے کے لیے درست اقدامات کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

نشانیاں اور علامتیں:

مخفی اومیکرون قسم سے متاثر ہونے والے مریض میں دو بڑی ظاہر ہونے والی علامتیں "چکر" اور "تھکاوٹ" ہیں۔ تاہم اگر کوئی مشاہدہ کرے تو یہ بہترین ابتدائی اقسام ہیں۔ اگرچہ چکر آنا اور اور تھکاوٹ عام علامات ہیں تاہم ان کی شدت برقرار رہنے پر نظر رکھنی چاہیے۔ اگر یہ علامات دو دن یا اس سے زائد عرصے تک برقرار رہتی ہیں تو آپ کو ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے۔ آپ کے جسم میں وائرس کی منتقلی کے 2 سے 3 روز کے اندر علامات ظاہر ہونا شروع ہو سکتی ہیں اور جسم کے اندر لمبے عرصے تک برقرار رہ سکتی ہیں اوپر بتائی گئی علامات کے علاوہ اس ذیلی قسم سے دیگر علامات بھی ظاہر ہو سکتی ہیں جن میں بُخار، شدید تھکاوٹ، کھانسی، گلے میں درد، سر درد، پٹھوں کی تھکاوٹ اور دل کی دھڑکن میں اضافہ شامل ہیں۔ آپ بُو، ذائقے اور سانس آنے میں تکلیف کی علامات کو نظر انداز کر سکتے ہیں کیوں کہ اب زیادہ تر کیسز میں بی اے۔2 قسم پھیپھڑوں پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ اگرچہ بعض افراد ویکسین لگوانے کے بعد بھی بیمار ہو سکتے ہیں تاہم کورونا وائرس کی ویکسینز آپ کو شدید بیمار ہونے یا زندگی سے ہاتھ دھونے سے بچانے میں انتہائی موثر ہیں۔ آپ ایسے افراد کو بھی وائرس منتقل کر سکتے ہیں جنہوں نے ویکسین نہیں لگوائی۔ یہ امر آپ کو ویکسین لگوانے کے باوجود بھی دفاعی نظام کو مضبوط بنانے کی اہمیت پر ضرور دیتا ہے۔

(ذریعہ۔لائیو منٹ)

ایکسپرٹ انٹرویو

اپنے تیسرے بُلیٹن کے لیے ہم نے ری ہیبلی ٹیشن ایجوکیشن سکلز ڈیولپمنٹ فار ٹرانسجینڈرز ویلفیئر آرگنائزیشن کی صدر کترینا خان کا انٹرویو کیا تاکہ ہم یہ جان سکیں کہ پاکستان کورونا وائرس کے دوران خواجہ سراؤں کو کیسے نظر انداز کر رہا ہے؟ ری ہیبلی ٹیشن ایجوکیشن سکلز ڈیولپمنٹ فار ٹرانسجینڈرز ویلفیئر آرگنائزیشن خواجہ سراؤں کی بہتری کے لیے کام کر رہی ہے۔ یہ ان اہم تنظیموں میں سے ایک ہے جنہوں نے خواجہ سراؤں کے حقوق کے لیے ان کے مسائل کو حل کرنے اور انھیں صحت کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لیے کام کرنا شروع کیا۔

Transgender people wearing face masks as a precaution against COVID-19 take selfies at a park in Peshawar, Pakistan, March 20, 2020. © 2020 AP Photo/Muhammad Sajjad

کورونا وائرس سے پہلے بھی پاکستان میں خواجہ سرا برادری کو الگ تھلگ رکھا جاتا تھا اور انہیں مستقل بنیادوں پر امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا تھا، لیکن کورونا وائرس نے اس امتیازی سلوک میں اضافہ کیا ہے۔ کیا آپ کورونا وائرس کے آغاز سے پہلے اور بعد میں خواجہ سرا برادری کے ساتھ ہونے والے امتیازی سلوک کے بارے میں کچھ تجربات کے بارے میں بتا سکتی ہیں؟

ایک پسماندہ کمیونٹی ہونے کے ناطے ہمیں پہلے ہی بہت سے مسائل کا سامنا تھا تاہم کورونا وائرس کے بعد سے ہمارے مسائل مزید گمبھیر ہو گئے ہیں۔ لاک ڈاؤن کی وجہ سے ہر قسم کی تقریبات پر پابندی عائد ہو گئی اور ہمیں اپنے "ڈیروں" تک محدود ہونا پڑا۔ کورونا وائرس کی پہلی اور دوسری لہریں زیادہ شدید تھیں اس لیے ہمیں اپنی برادری کے تحفظ کے لیے خود حفاظتی اقدامات اٹھانا پڑے۔ حکومت نے ہماری برادری کے لیے آگہی کی کوئی سہولت فراہم نہیں کی۔ ہم نے سوشل میڈیا کے مختلف ذرائع سے خود ہی وائرس اور اس سے بچنے کے بارے میں سیکھا اور یہ معلومات اپنی برادری کے دیگر ارکان کو بھی فراہم کیں۔

کوروناوائرس کے دوران مختلف چیلنجز کی وجہ سے کیا آپ کی برادری کے ارکان کو ذہنی صحت کے مسائل کا سامنا کرنا پڑا؟

جی ہاں بہت زیادہ، جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بتایا کہ کوروناوائرس کے آغاز کے بعد ہم لوگ اپنے کمروں اور ڈیروں تک محدود ہو کر رہ گئے تھے اس نے ہماری ذہنی صحت پر بہت برا اثر ڈالا۔ شدید پریشانی اور ذہنی دباؤ کے باعث بہت سے لوگوں نے نشہ آور ادویات، ٹیکوں اور گولیوں کا استعمال شروع کر دیا، کئی افراد میں خود کشی کا رجحان تک بھی دیکھا گیا۔

کوروناوائرس کے دوران خواجہ سراؤں کے لیے اپنی صحت کی دیکھ بھال کے مسائل کیا تھے؟

ہمیں بہت سے مسائل کا سامنا تھا۔ ویکسینز کی دستیابی سے قبل ہماری برادری کے ارکان کو ہسپتالوں میں داخلے کی اجازت نہیں تھی۔ ہماری برادری کے جن ارکان کو کوروناوائرس کا مرض لاحق ہوا انہیں ہسپتالوں سے اس لیے واپس بھیج دیا گیا کہ ان کا علاج مردانہ یا زنانہ وارڈز میں ممکن نہیں تھا حتیٰ کہ ایسے خواجہ سراؤں پر بھی توجہ نہیں دی گئی جنہیں کوروناوائرس کی شدید علامات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا، کوروناوائرس سے متعلق حفاظتی اقدامات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں خود ہی اپنی برادری کے بیمار ارکان کا خیال کرنا پڑتا تھا۔

جب ویکسین کا عمل شروع ہوا تو ہمیں ایک اور مسئلے کا سامنا کرنا پڑا وہ ہماری برادری کے ارکان کی بڑی تعداد کے پاس شناختی کارڈز کا نہ ہونا تھا۔ چونکہ ویکسین لگوانے کے لیے شناختی کارڈ کا ہونا ضروری تھا اس لیے ہماری برادری کے بہت سے ارکان ویکسین کے عمل سے محروم رہے۔ جن کے پاس شناختی کارڈز موجود تھے انہیں ایک اور مسئلے کا سامنا کرنا پڑا کہ ویکسین مراکز میں عملے کے پاس صرف مردوں اور خواتین کے مخصوص جگہیں موجود تھیں۔

کیا خواجہ سرا برادری میں ویکسین لگوانے کے حوالے سے ہچکچاہٹ بھی پائی جاتی تھی؟ اگر ہاں تو اس کی کیا وجہ تھی؟

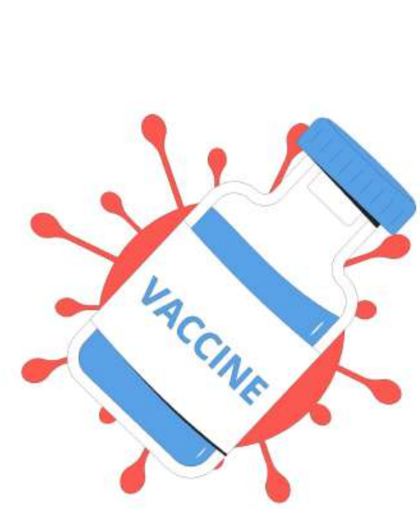

خواجہ سرا برادری معاشرے میں پھیلنے والی بہت سی افواہوں کی وجہ سے ویکسین لگوانے سے گریزاں تھی جن میں سے ایک افواہ یہ بھی تھی کہ ویکسین لگوانے والا فرد ویکسین لگوانے کے بعد دو سال کے اندر مر جائے گا۔ ویکسین لگوانے کی اہمیت اور نہ لگوانے کے سنگین نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اپنے ادارے کے ساتھ مل کر خواجہ سرا برادری کی آگہی کا اقدام اٹھایا اور کوروناوائرس ویکسین سے متعلق افواہوں کو مسترد کیا اور اپنی برادری کے ارکان کے شناختی کارڈز بنوائے اور انہیں ویکسین لگوانے کے لیے جمع کیا۔

کورونا وائرس ویکسین لگوانے کے عمل میں خواجہ سرا برادری کو کن مسائل کا سامنا کرنا پڑا اور ان مسائل کے حل کے لیے کیا اقدامات اٹھائے گئے؟ خواجہ سرا برادری کو کورونا وائرس ویکسین لگانے کا طریقہ کار کیا تھا؟

جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا کہ کورونا وائرس ویکسین لگوانے کے عمل میں خواجہ سرا برادری کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم ہم نے اپنی بہترین کوشش کی کہ ہم اپنے لوگوں کو آگاہی فراہم کریں تاکہ وہ اپنے حق کے لیے لڑ سکیں۔ ہم نے اس سلسلے میں ڈاکٹروں اور طبی عملے کے ساتھ ایک میٹنگ بھی کی۔ ہم نے انہیں درخواست جمع کروائی جس میں خواجہ سرا برادری کے لیے ویکسین کیمپ کے انعقاد کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

آپ کی معلومات کے مطابق خواجہ سرا برادری کے کتنے ارکان نے کورونا وائرس ویکسین لگوالی ہے؟

میرے علم کے مطابق خواجہ سرا برادری کے 60 فیصد ارکان کورونا وائرس ویکسین لگوا چکے ہیں جن میں دونوں خوراکیں لگوانے والے افراد بھی شامل ہیں جبکہ 40 فیصد ارکان نے ویکسین نہیں لگوائی اس کی بڑی وجہ انہیں اپنے شناختی کارڈ کے حصول میں درپیش مسائل ہیں جبکہ چند ارکان کا مسئلہ ان کی شہریت مختلف ہونا بھی ہے۔

نادرا کا عملہ ہمارے ارکان کو شناختی کارڈ فراہم کرنے میں تعاون نہیں کر رہا نہ ہی انہیں کسی قسم کی مدد فراہم کی جا رہی ہے۔

کیا خیبر پختونخوا کی حکومت نے خواجہ سرا برادری سمیت پسماندہ طبقات کی معاونت کے لیے طریقہ کار مرتب کیا ہے؟

یبر پختونخوا کی حکومت نے خواجہ سرا برادری سمیت پسماندہ طبقات کی معاونت کے لیے کوئی خاص طریقہ کار مرتب نہیں کیا۔ جب ہمیں اشد ضرورت تھی اس وقت بھی خیبر پختونخوا حکومت نے ہمیں کوئی مدد فراہم نہیں کی اور نہ ہی کسی نے ہمارے ڈیروں کا دورہ کیا۔ صرف ہمارے ادارے نے خواجہ سرا برادری کی مدد کی۔

کوروناوائرس سے متعلق آگاہی کا کوئی خاص سیشن جو خواجہ سرا برادری کے لیے ترتیب دیا گیا ہو؟

جی ہاں، نجی شعبے سے منسلک لوگوں نے مجھ سے رابطہ کیا اور مجھے کوروناوائرس سے متعلق آگاہی فراہم کی گئی۔ ان سے سیکھنے کے بعد میں نے اپنی معلومات دوسرے لوگوں کو منتقل کیں۔

کیا آپ کے پاس کچھ تجاویز ہیں جو آپ حکومت کو دینا چاہیں کہ کوروناوائرس جیسے حادثات کی صورت میں خواجہ سرا برادری کی مدد کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

اپنی برادری کی رکن کے طور پر، ہم چاہتے ہیں کہ ایسی وبائی آفات، طوفانوں یا مستقبل میں ہونے والے حادثات سے نمٹنے کی منصوبہ بندی میں خواجہ سرا برادری کو بھی شامل رکھا جائے۔ ایسے حادثات یا وبائی آفات کی صورت میں حکومت کی طرف سے شہریوں کو فراہم کی جانے والی آگاہی اور مدد کی اسکیموں سے ہمیں ہمیشہ باہر رکھا جاتا ہے۔

۔ یہاں میں بتانا چاہوں گی کہ کوروناوائرس کے دوران خاموشی سے لاک ڈاؤن کی سختیاں برداشت کرنے والے ارکان کو حکومت اور ریڈ فاؤنڈیشن کی طرف سے ریلیف پیکج فراہم کرنے کے لیے کیے جانے والے ایک سروے میں ہمیں پتہ چلا کہ خیبر پختونخوا میں بسنے والے خواجہ سراؤں کی تعداد 20 ہزار ہے اور یہ بھی وہ ہیں جن کے پاس شناختی کارڈز ہیں، بہت سے دیگر ارکان یہ امداد حاصل کرنے سے محروم رہے۔ کوروناوائرس جیسی آفات کی صورت میں خواجہ سرا برادری کے ان ارکان کو ہمیشہ سختیاں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ حکومت کو خواجہ سرا برادری کے ارکان کی رجسٹریشن کرنی چاہیے تاکہ سب کو امداد بھی مل سکے اور جتنی جلدی ممکن ہو سب کو کوروناوائرس ویکسین لگنے کا عمل مکمل ہو سکے۔

اس کے علاوہ حکومت خواجہ سرا برادری کے لیے علیحدہ ویکسینیشن مراکز قائم کر کے بہتر طریقے سے ویکسینیشن کروانے میں ہماری مدد کر سکتی ہے، جس طرح پسماندہ طبقات کے لیے نقد امداد کے پروگرام ہیں اسی طرح خواجہ سرا برادری کے لیے بھی ہونے چاہییں تاکہ ہمارے اراکین اپنی بنیادی ضروریات پوری کر سکیں، صحت کی خدمات کی فراہمی کے لیے سب کی شمولیت کو یقینی بنایا جائے جس سے نہ صرف خواجہ سرا برادری کے ارکان بلکہ معاشرے کے دیگر افراد بھی مستفید ہوں گے۔

کیا آپ کوروناوائرس کے بہتر مقابلے کے لیے اپنی برادری کو کوئی تجویز دینا پسند کریں گی؟

میری اپنی برادری سے اپیل ہے کہ برائے مہربانی حکومت کی طرف سے جاری کردہ حفاظتی اقدامات کی ہدایات (ایس او پیز) پر عملدرآمد کو یقینی بنائیں کیونکہ اس میں ہمارا اپنا فائدہ ہے اس لیے ان ایس او پیز کو قبول کریں اور جلد سے جلد خود کو کوروناوائرس سے بچاؤ کی ویکسین لگوائیں۔ یاد رکھیں کہ سماجی فاصلہ برقرار رکھنا، ماسک پہننا، اپنے ارد گرد کو صاف ستھرا رکھنا اور اپنی زندگی سے پیار کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ زندگی صرف ایک بار ملتی ہے۔

ویکسین لگوانے کے مراکز

مردان

- ڈی ایچ کیو ہسپتال مردان
  09379230145
- مردان میڈیکل کمپلیکس مردان
  09379230051

نوشہرہ

- ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال
  09239220023
- کیٹ ڈی ہسپتال-مانکی شریف
  03349199484

پشاور

- خیبر ٹیچنگ ہسپتال یونیورسٹی ٹاؤن
  0919224400-08
- حیات آباد میڈیکل کمپلیکس حیات آباد
  0919217140